مولانا ارشاد الحق ادارہ علوم اثریہ قسط نمبر۱۹

احسن الکلام پر ایک نظر

۵ - امام ابن حبان کتاب الضعفاء میں فرماتے ہیں:

"کان ابوحنیفۃ اجل فی نفسہ من ان یکذب ولکن لم یکن الحدیث من شانہ فکان یروی فیخطئ من حیث لا یعلم ویقلب الاسناد من حیث لا یفہم حدث بمقدار مائتی حدیث اصاب منہا فی اربعۃ احادیث والباقیۃ اما قلب الاسناد او غیر متنہا"

(بحوالہ تانیب الخطیب ص۹۰)

یعنی ابوحنیفہ بذات خود اس سے بری ہیں کہ وہ جھوٹ بولتے ہوں۔ لیکن حدیث کے وہ قابل نہ تھے کیونکہ وہ حدیث کو بیان کرتے ہوئے غلطی کر جاتے اور اسانید کو بھی بدل دیتے۔ انہوں نے دو سو کے قریب احادیث بیان کی ہیں جن میں سے چار کو صحیح طور پر بیان کر سکے اور باقی کی یا تو اسناد کو بدل دیا یا متن کو۔

علامہ الکوثری نے اس جرح کا جواب دینے کی کوشش کی ہے لیکن وہ اس میں بری طرح ناکام ہوئے ہیں۔ ان کی تمام تاویلات کا جواب شیخ عبد الرحمن الیمانی رحمہ اللہ نے "التنکیل بما فی تانیب الکوثری من الاباطیل" میں تفصیل سے دیا ہے۔ افسوس ہے کہ الفاظ جرح پر کلام کرتے ہوئے کوثری المشرب حضرات لکیر کے فقیر ثابت ہوئے ہیں، محدث الیمانی

کے جوابات کا نہ کہیں ذکر کرتے ہیں اور نہ اس کے جواب کی کوشش کرتے ہیں۔ اصولِ حدیث بالخصوص فن جرح وتعدیل سے تعلق رکھنے والے طالب علم کے لئے "التنکیل" تحقیق کا بہترین مرقع ہے۔ جس میں محدث موصوف نے بڑی عرق ریزی سے الکوثری کے خیالات کو تار تار کیا ہے۔ اور اس سے ان کی تمام مکاریوں کی حقیقت کھل جاتی ہے۔

۶۔ علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ کے ترجمہ میں فرماتے ہیں:

"قال ابن عدی ثلاثتھم ضعفاء"

اور امام ابن عدی "الکامل" میں فرماتے ہیں:

"وابوحنیفۃ لہ احادیث صالحۃ وعامۃ مایرویہ غلط وتصاحیف و زیادات فی اسانیدہ ومتونھا وتصاحیف فی الرجال وعامۃ مایرویہ کذالک وما یصح لہ فی جمیع مایرویہ الابضعۃ عشرۃ حدیثا وقد روی من الحدیث لعلہ ارجح من ثلاثمائۃ حدیث من مشاھیر وغرائب وکلہ علی ھذہ الصورۃ لانہ لیس ھو من اھل الحدیث ولا یحمل عن من یکون ھذہ صورتہ فی الحدیث"

الکامل ابن عدی کا خطی نسخہ مکتبۃ ظاہریہ میں موجود ہے۔ سائل ابی جعفر محمد بن عثمان بن ابی شیبہ کے حاشیہ میں شیخ البانی فرماتے ہیں کہ یہ عبارت میں نے "الکامل" کے اصل نسخہ سے نقل کی ہے۔

علامہ ذہبی "مناقب ابی حنیفۃ واصحابہ" میں فرماتے ہیں:

"کان کثیر الغلط والخطاء" (بحوالہ انماء الزکن)

نتیجہ:

امام مسلم، امام ابن مدینی، امام نسائی، امام ابن مبارک، امام ابن حبان، امام ابن عدی اور امام ذہبی کی ان عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ قلیل الحدیث تھے اور حدیث بیان کرتے ہوئے اکثر غلطیاں کر جایا کرتے تھے۔ اور جس راوی کا یہ حال ہو کہ وہ کثیر الغلط والخطاء کا مرتکب ہو، اس کی روایت متروک اور ناقابل اعتبار ہوتی ہے اور ایسے راوی کو ہی متروک الحدیث کہا جاتا ہے جیسے خطیب بغدادی نے الکفایہ ص۱۴۳، ۱۴۲

میں نقل کیا ہے - امام ابن مہدی فرماتے ہیں :

"المحدثون ثلاثة رجل حافظ متقن فهذا لا يختلف فيه وآخر يوهم والغالب على حديثه الوهم فهذا متروك الحديث" (المحدث الفاصل ص ۴۰۶)

یہی وجہ ہے کہ امام نضر بن شمیل فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ متروک الحدیث ہیں (الضعفاء لابن جوزی) اس کا خطی نسخہ پیر جھنڈا میں موجود ہے اور اس کی نقل ہمارے یہاں ادارہ علوم اثریہ میں بھی ہے -

اور امام ابن حبان فرماتے ہیں :

"من غلب خطاءه على صوابه استحق الترك" (تہذیب ج ۶، ص ۳۹۸)

اور حافظ ابن حجر رقمطراز ہیں :

"فمن فحش غلطه او كثرت غفلته او ظهر فسقه فحديثه منكر"

(شرح نخبة الفكر ص ۴۷ مطبوعہ مدینہ منورہ)

اور علامہ الکوثری لکھتے ہیں :

"ومن كان كثير الخطاء في الحديث ما ينسب الى المصطفى صلى الله عليه وسلم حديثا غير وجهه فرد عليه فلا يكون الحديث الباطل الا حديث خرافة" (تانیب الخطیب ص ۷۷)

اور ہمارے مہربان مخاطب بھی اس بات کے معترف ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں :

"کثیر الغلط کثیر الوہم" ہونا جرح مفسر ہے اور ایسے راوی کی حدیث مردود روایتوں میں شامل ہے " (احسن الکلام ص ۸۵ ج ۲)

"فاحش الغلط اور کثیر الوہم وغیرہ کی مفسر جرح موجود ہے " (ص ۱۲۷، ج ۲)

محدثین کرام اور اہل علم کی یہ عبارتیں اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ "کثیر الغلط والخطاء" راوی کی روایات متروک اور ناقابلِ اعتبار ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ جب راوی قلیل الحدیث بھی ہو تو وہ ضعیف اور اس کی حدیث سے استدلال قطعاً جائز نہیں - چنانچہ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں :

"اذا كان مع قلة حديثه يخطئ فهو ضعيف " (تہذیب ص ۱۳۴، ج ۱۰)

لیکن یہاں تو معاملہ ڈبل ہے کہ بخطئی کثیراً اور یغلط کثیراً ہے۔ تو ایسے راوی کی روایت کا جو حشر ہوگا، اس کا اندازہ مشکل نہیں۔

امام مالک نے جن چار قسموں کے راویوں سے روایت لینا ممنوع قرار دیا ہے، ان میں سے آخری قسم یہ ہے:

"ولا من شیخ لہ عبادۃ وفضل ان کان لا یعرف الحدیث" (الالماع ص ۶۰، الکفایۃ ص ۱۱۶ وغیرہ)

اور امام ابوحنیفہ بھی اگرچہ زہد و تقویٰ میں بلند مقام رکھتے تھے لیکن حدیث کے علم سے چنداں واقفیت نہ تھی۔ جیسا کہ امام ابن عدی، امام مسلم، امام نسائی، امام ابن مبارک اور امام ابن حبان کے اقوال ہم نقل کر آئے ہیں۔

ان دونوں وجوہ کی بنا پر (کثیر الغلط مع قلۃ روایاتہ اور عدم معرفت حدیث) اگر دیانت داری سے سوچا جائے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ امام ابوحنیفہ ضعیف اور ناقابل اعتبار ہیں۔ یہ جرح مفسر ہے جس کا ہمارے مخاطب کو بھی اعتراف ہے۔ بنا بریں اس کے ہوتے ہوئے تعدیل بھی معتبر نہیں۔

یہاں یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ امام نسائی کے جرحی الفاظ چونکہ مفسر ہیں جیسا کہ مولانا صفدر صاحب نے لکھا ہے اور نہ وہ اس جرح میں منفرد ہیں لہٰذا امام نسائی کی جرح کو متعنت کی جرح قرار دے کر جواب کی کوشش کرنا بیسود اور محض دفع الوقتی ہے۔

۸۔ علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں فرماتے ہیں:

"النعمان بن ثابت وابو حنیفۃ الکوفی امام اہل الرای ضعفہ النسائی من جہۃ حفظہ وابن عدی وآخرون الخ" (میزان ص ۲۳۷، ج ۳)

علامہ ذہبی کی یہ عبارت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ امام نسائی نے امام ابوحنیفہ پر حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ بعض اہل علم نے میزان الاعتدال میں امام ابوحنیفہ کے ترجمہ کو الحاقی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن یہ صحیح نہیں، اگر ضرورت محسوس ہوئی تو ہم بتلائیں گے کہ حافظ ذہبی کے ہاتھ سے لکھے ہوئے نسخہ میں بھی یہ ترجمہ موجود ہے۔ اور اس کے دوسرے شواہد بھی ذکر کریں گے۔ یہاں ہم اس بحث کو خلط مبحث کا باعث

سمجھتے ہوئے ذکر نہ کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ البتہ اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ میزان کے علاوہ علامہ ذہبی نے اپنی دوسری تصانیف میں بھی امام ابو حنیفہ پر کلام کیا ہے۔ "مناقب ابی حنیفہ وصاحبیہ" کے حوالہ سے عبارت پہلے گزر چکی ہے۔ اس کے علاوہ "دیوان الضعفاء والمتروکین وخلق من المجہولین وثقات فیہم لین" میں فرماتے ہیں:

"النعمان الامام رحمہ اللہ قال ابن عدی عامۃ ما یرویہ غلط وتصحیف وزیادات ولہ احادیث صالحۃ وقال النسائی لیس بالقوی فی الحدیث کثیر الغلط علی قلۃ روایاتہ وقال ابن معین لا یکتب حدیثہ (رقم ۴۳۸۹)

"دیوان الضعفاء" حال ہی میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے۔ یہ کتاب ابھی قلمی تھی کہ حضرت سید بدیع الدین شاہ صاحب مدظلہ العالی نے ایک ملاقات میں مدینہ منورہ کے کسی کتب خانہ کا نام لیتے ہوئے فرمایا کہ اس میں اس کا قلمی نسخہ میری نظر سے گزرا ہے اور جس میں امام ابو حنیفہ کا ترجمہ موجود ہے۔ اور جب یہ کتاب طبع ہوئی تو حضرت کے برادر اکبر سید محب اللہ شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جدید آمدہ کتب کی فہرست میں اس کا نام بھی رقم فرمایا واپسی عریضہ لکھا کہ کیا امام صاحب کا اس میں ترجمہ مذکور ہے تو انہوں نے مندرجہ بالا عبارت رقم فرما کر ارسال کر دی۔ جزاہ اللہ خیرا!

علامہ ذہبی نے "دیوان الضعفاء" میں امام ابن عدی کا جو کلام نقل کیا ہے۔ وہ "الکامل" کے حوالہ سے مکمل نقل کر آئے ہیں۔ علامہ ابن جوزی نے بھی "الضعفاء" میں اسے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۹ - علامہ ابن عبد البر "التمہید" میں بحث قرأۃ خلف الامام میں حدیث "من کان لہ الامام" پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وقد روی ھذا الحدیث ابو حنیفۃ عن موسی بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد بن الھاد عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یسندہ غیر ابی حنیفۃ وھو سیئ الحفظ عند اھل الحدیث وقد خالفہ الحفاظ فیہ سفیان الثوری وشعبۃ وابن عیینۃ وجریر فرووہ عن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد مرسلا والصحیح فیہ الارسال

ولیس مما یحتج بہ " (التمہید قلمی ص ۲۲۴، ج ۳)

التمہید کا خطی نسخہ حضرت سید محب اللہ شاہ صاحب ادام اللہ آثارہ کے مکتبہ میں موجود ہے اور یہ عبارت اور صفحہ اسی سے ماخوذ ہے۔

نتیجہ!

مندرجہ بالا دونوں عبارتوں سے عیاں ہوتا ہے کہ محدثین رحمہم اللہ نے امام ابو حنیفہ پر "کثرت خطاء غلط" کے علاوہ حافظہ کی کمزوری کے باعث بھی کلام کیا ہے اور انہیں ... "سیئی الحفظ" قرار دیا ہے۔ اور اصولِ حدیث کا یہ مسلمہ قانون ہے کہ محدّثین نے سیئی الحفظ کی روایت کو قابلِ احتجاج تسلیم نہیں کیا۔

چنانچہ قاضی عیاض رقمطراز ہیں:

"یجتنب من لا ضبط عندہ ومن عرف بکثرۃ الوھم وسوء الحفظ فانہ من نمط الاول" (الالماع ص ۵۸)

اور شاہ عبد العزیز فرماتے ہیں:

ہر کہ بدے از بے دیانتی وکذا سوء حفظ شہید ند حدیث او را قبول نمی کردند"
(عجالہ نافعہ لاہور ص ۵)

حافظ ابن حجر نے شرح نخبۃ الفکر میں "سوء حفظ" کو اسباب جرح میں شمار کیا ہے اور لسان المیزان ص ۲۳۱، ج ۱ میں ایک راوی کے متعلق فرماتے ہیں:

"لا یجوز الاحتجاج لسوء حفظہ"

اور شیخ یحیٰ الانصاری فرماتے ہیں:

"انہ یکون قادحاً کما فسر الذھبی وابن عبد البر وابن عدی والنسائی والدارقطنی فی ابی حنیفۃ انہ ضعیف من قبل حفظہ" (بحوالہ البرھان العجاب ص ۱۱۳)

مذکورۃ الصدر عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ سیئی الحفظ جرح مفسر ہے اور ایسے راوی کی روایت سے اجتناب بہتر ہے اور اس سے احتجاج صحیح نہیں۔

لہٰذا جب "سیئی الحفظ" جرح مفسر ہے تو اس کا حکم بھی سن لیجئے۔ مولانا صفدر صاحب

(بقیہ بر ص ۱۲)